جناب زاہد شاہین صاحب ایم۔اے

اسرائیل

کے قیام سے لے کر

حالیہ

عرب اسرائیل جنگ

تک

قادیانیوں کا کردار اور شرمناک سرگرمیاں

مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود نے ۱۹۲۲ء میں فلسطین میں رہ کر وہاں کے انگریز گورنر سرکلیپٹن سے سازباز کر کے اسرائیل کے قیام کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا ۱۹۲۷ء میں وہاں قادیانی مشن قائم ہوئے اور عالم عرب اور فلسطینی حریت پسندوں کی جاسوسی اور تخریب کاری کے لئے صیہونیت کی مالی اعانت اور سرپرستی میں ایک وسیع جال بچھایا گیا، نہ صرف حالیہ عرب اسرائیل جنگ بلکہ اس سے قبل تین جنگوں میں قادیانیوں نے یہود کی ہر سطح پر اعانت کی حالیہ عرب اسرائیل جنگ میں قادیانی، اسرائیل کے ایسے وفادار رہے جیسے کہ برطانوی دور میں یہ انگریز کے گماشتے تھے۔ اس وقت اسرائیل میں قادیانی مشن بھارتی مشن سے ملکر شرمناک سیاسی کارروائیوں میں مشغول ہے۔ اسرائیل میں عیسائیت کو ختم کرنے کیلئے تو تحریکیں چلائی گئیں مگر اب تک یہودیوں نے قادیانیوں کی سرگرمیوں میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی بلکہ ہر طرح تحفظ دیا۔ ایسے شرمناک واقعات سے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرنے والے مرد مجاہد زاہد شاہین پردہ اٹھاتے ہیں، جو الحق کے اس شعبہ کے سپیشلسٹ مضمون نگار ہیں۔

—— ادارہ ——

احادیث میں آتا ہے کہ آخری زمانہ میں دجال خروج کرے گا، جو یہودیوں میں سے ہوگا۔ یہودی ایک طویل عرصے سے ایسے مسیح موعود کے انتظار میں ہیں جو خدائی پیش گوئیوں کے مطابق بنی اسرائیل کو ملک ملک سے لا کر فلسطین میں جمع کر کے ان کی ایک زبردست ریاست قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے یہود کو ذلت

سے نجات دینے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا، لیکن یہودیوں نے ان کی مسیحیت کو تسلیم نہ کیا۔ مسیح موعود کے انتظار ہی میں یہود نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا۔ اور ہمیشہ کی ذلت وخواری کو اپنا مقدر بنا لیا۔ انیسویں صدی میں ڈاکٹر ہرزل نے یہودی ریاست کے قیام کے لئے صیہونی تحریک کی بنیاد رکھی[۱]۔ اور دنیا کے مختلف علاقوں میں ایسے مسیح موعود کھڑے کئے گئے جو یہودی مفادات کے محافظ تھے۔ لندن، امریکہ، مشرقی یورپ[۲] اور ہندوستان میں بیک وقت مختلف لوگوں نے مسیح موعود ہونے کے دعوے کئے۔ اور درپردہ صیہونیت کے پروگرام کو آگے بڑھایا۔ ہندوستان میں صیہونی یہودیوں کا نمائندہ دجالی مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی تھا، اس کو احادیث میں مذکور آنے والے عیسیٰؑ ابن مریم سے قطعاً کوئی نسبت نہیں۔ کیونکہ احادیث صحیحہ میں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ سلام نزول فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ دجال کو افیق کی گھاٹی (جو شام اور اسرائیل کی سرحد پر واقع ہے) کے قریب ہلاک کر دے گا۔ (مسند احمد)۔ یہودی چن چن کر قتل کر دیئے جائیں گے۔ اور ملت یہود کا صفایا ہو جائے گا۔

لیکن دجالی مسیح موعود مرزا قادیانی نے برطانوی سامراج کے تعاون اور صیہونی یہودیوں کی اعانت سے ملتِ اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے اور ان کی اجتماعیت کو توڑنے میں انتھک کوشش کی۔ اس نے عرب ممالک میں اپنے جاسوس بھیجے جنہوں نے ان ممالک میں برطانوی آقاؤں اور یہودی سرپرستوں کے مذموم مقاصد کی تکمیل کی اور اس کے بیٹے مرزا محمود قادیانی خلیفہ دوم نے فلسطین میں یہودی ریاست اسرائیل کے قیام واستحکام میں صیہونیوں سے بھرپور تعاون کیا[۳]۔

قادیانیت ایک دجالی فتنہ ہے۔ اور یہود کی نام نہاد مملکت اسرائیل میں اپنا سیاسی اڈہ جما کر مسلمانوں کے سیاسی مفادات کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ مرزا اگر دجالی مسیح موعود نہیں تو موجودہ خلیفہ ناصر احمد اسرائیل کے خلاف اور عربوں کی حمایت میں کیوں کھل کر بیان نہیں دیتا۔ وہ اپنے مشن کو بند کیوں نہیں کرتا۔ اور استعمار پرستی اور یہود نوازی کی پالیسی کیوں ترک نہیں کرتا ؟

۱۹۱۷ء میں برطانیہ نے یہود کو فلسطین میں بسانے کے منصوبے کا اعلان کیا۔ ۱۹۲۴ء میں مرزا محمود نے فلسطین میں قیام کیا اور فلسطین کے ایکٹنگ گورنر سر کلیٹن[۴] سے ساز باز کر کے ایک لائحہ عمل مرتب کیا۔

---

[۱] EXODUS , by Leon Uris　　[۲] ENCYCLOPEDIA OF RELIGION AND ETHICS (MESSIAH)

[۳] ہفت روزہ چٹان لاہور، ۸ر اکتوبر ۱۹۷۳ء مقالہ "قادیان کا اسرائیلی مشن"

[۴] تاریخ احمدیت، مؤلفہ دوست محمد شاہد قادیانی۔

جلال الدین شمس قادیانی کو دمشق میں یہودی مفادات کا نگران مقرر کیا گیا۔ جب ایک عرب مسلمان انہیں کیفرِ کردار کو پہنچانے لگا تو آپ مکان چھوڑ کر فرار ہو گئے، ایک اور حریت پسند اس صیہونی آلہ کار کو واصل جہنم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن آپ بچ گئے، اور حکومت نے آپ کو ملک چھوڑنے کا حکم دیا۔ ۱۹۲۸ء میں آپ نے فلسطین میں مشن قائم کیا۔[1] ۱۹۴۷ء تک اسرائیل میں قادیانی پھلتے پھولتے رہے۔ مولوی اللہ دتہ جالندھری، محمد سلیم، چوہدری محمد شریف، نور احمد منیر، رشید احمد چغتائی جیسے لوگوں نے تبلیغ کے نام پر عربوں کو محکوم بنانے کی مذموم سازش کی۔ عرب حریت پسندوں کو بے دردی سے ان کے آبائی علاقوں سے نکالا گیا، ان کو بے دریغ قتل کیا گیا، شرفاء کی عزتیں لٹیں، لیکن دجالی مسیح موعود کے سیاسی گماشتے اپنے شرمناک مقاصد کی تکمیل میں لگے رہے، اور اس ظلم و ستم میں برابر کے شریک رہے۔ عرب ممالک میں جاسوسی، تخریب کاری اور صیہونیت کی پشت پناہی ان کا پیشتین شیرہ تھا۔

۱۹۵۱ء میں ۲۳ ویں عالمی صیہونی کانگریس منعقد ہوئی جس میں ایک نیا صیہونی پروگرام مرتب کیا گیا۔[2] اس کے مطابق قادیانیوں کو ہر قسم کا تحفظ دیا گیا اور کبابیر، حیفہ، ماؤنٹ کرمل وغیرہ میں ان کو سیاسی اڈے بنانے کی سہولیات دی گئیں۔ عالمی صیہونی تنظیم (WZO) اور اس کی تمام ایجنسیاں جن جن ممالک میں بھی ہیں وہ قادیانیوں کی مالی امداد کے علاوہ ان کی سیاسی اعانت کرتی ہیں اور مختلف ممالک خصوصاً افریقہ میں قادیانیوں کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ موجودہ عرب اسرائیل جنگ کے بعد جو افریقی ممالک اسرائیل سے تعلقات توڑ رہے ہیں، قادیانی ان ممالک میں حکومت مخالف تحریکوں کی پشت پناہی کر کے ان پر سیاسی دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اسرائیل کا افریقہ میں سب سے مضبوط اور وفادار ہراول دستہ قادیانیت ہی ہے۔ مرزا ناصر احمد نے ۱۳ جولائی ۱۹۷۳ء سے ۲۹ ستمبر ۱۹۷۳ء تک یورپ کا جو دورہ کیا اس کی غرض و غایت قطعاً سیاسی تھی۔ لندن مشن کے محمود ہال میں جو پوشیدہ سیاسی میٹنگیں ہوئیں ان کا مقصد افریقہ میں اسرائیل اور یورپی استعمار کے سیاسی مقاصد کی تکمیل، اور پاکستان کی سیاسیات میں اپنے کردار کا از سرِ نو جائزہ لینا تھا۔

اسرائیل کی سیاسی پارٹی ہیروت (HARUT PARTY) جس کی بنیاد ۱۹۲۵ء میں عالمی صیہونی تنظیم (WZO) نے رکھی اور جو اردن کے دونوں کناروں تک اسرائیل کی توسیع کی دعویدار ہے۔ اور اسرائیلی لبرل پارٹی قادیانیوں کی ہر ممکن مدد کرتی ہیں۔ واضح رہے کہ ۱۹۰۲ء میں فلسطین میں مزراہی پارٹی (MIZRAHI PARTY) یعنی مرکزِ روحانی

---

[1] تاریخ احمدیت، مرتبہ دوست محمد شاہد قادیانی

[2] دی یروشلم پوسٹ، ۲۷ دسمبر ۱۹۶۴ء

پارٹی قائم ہوئی تھی جو اب تک موجود ہے۔ اور یہی پارٹی مرزا غلام احمد قادیانی کا عرب دشمن لٹریچر فلسطین اور مغربی ایشیا کے دیگر علاقوں میں پھیلاتی تھی۔ اسرائیل کی غیر صیہونی یہودی پارٹیاں اگودت اسرائیل (AGUDAT ISRAEL) قائم شدہ ۱۹۱۲ء اور عرب یہودی عرب ڈیموکریٹک پارٹی بھی قادیانیوں کی پشت پناہ ہیں۔ دو ماہ ہوئے اسرائیل کے سب سے بڑے ربی شلو گورین نے آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر ریمزے اور کارڈینل پادری پی نان سے خصوصی ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ اسرائیل میں عیسائی مشنریوں پر پابندی عائد کریں [1]۔ اسرائیل میں ایک منظم تحریک چلائی جا رہی ہے۔ عیسائی مراکز پر حملے کئے جاتے ہیں کئی دکانیں جلائی جا چکی ہیں۔ اور بائیبل کی کئی کاپیاں نذر آتش کی گئی ہیں۔ ان تمام واقعات کے باوجود ۱۹۲۸ء سے لیکر ۱۹۷۳ء تک ۴۵ سال میں صیہونی یہود نے نہ تو کبھی قادیانیوں کے لٹریچر کو تلف کیا اور نہ ہی ان کی "مشنری کاروائیوں" میں کوئی معمولی سے معمولی روک ڈالی جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسرائیل قادیانیت کو تحفظ دے رہا ہے۔ اور ظاہر ہے یہ تحفظ اس کے اپنے مفاد میں ہے۔

اسرائیل، قادیانیوں سے عرب ممالک میں مندرجہ ذیل کام انجام دلواتا ہے۔

۱۔ فوجی راز معلوم کرنا۔ ۲۔ ملک کی معاشی صورت حال کا اندازہ لگانا۔ ۳۔ لوگوں کے دینی اور اخلاقی جذبات معلوم کرنا۔ ۴۔ عرب گوریلوں کے خلاف کاروائیاں کرنا۔

اسرائیل کی دو بڑی جاسوسی تنظیمیں ہیں۔ ۱۔ شیروت موساد SHERUT MOSSAD (سنٹرل بیورو آف انٹیلی جنس) اور ۲۔ شن بیتے SHIN-BETY (جنرل سیکورٹی سروس)۔

ان تنظیموں کا مقصد اپنے خصوصی ایجنٹوں کو قریبی عرب ریاستوں میں روانہ کرنا ہے تاکہ وہ درج بالا خدمات انجام دیں۔ شام، عراق اور مصر میں اسرائیل نے جاسوسی نظام کا جال بچھایا لیکن شام نے جلد ہی ایک یہودی ایلی کوگن (ELI-KOGAN) کو گرفتار کر لیا۔ ایسے ہی عراق میں ایک گروہ کو پکڑا گیا۔ ۱۹۶۷ء کی جنگ سے پہلے مصر میں سابق نازی آمر ہٹلر کے ایک افسر لوٹز (LOTZ) اور اس کی بیوی کو پکڑا گیا، جنہوں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ سازش اور تخریب کاری کا ایک خوفناک اڈہ قائم کیا ہوا تھا [2]۔ قادیانیوں کی وساطت سے عرب گوریلا اور چھاپہ مار تنظیموں کے خلاف بھی کاروائیاں کی جاتی ہیں۔ تنظیم آزادی فلسطین (PLO) فلسطین کی تحریک مزاحمت (PRM)، الفتح پاپولر فرنٹ (PF) اور چھاپہ مار تنظیم (ALF) میں قادیانی اثر و رسوخ حاصل کر کے ان کو داخلی طور پر سبوتاژ کرتے ہیں۔

---

[1] مارننگ نیوز کراچی ۲۶ ستمبر ۱۹۷۲ء [2] اے۔ پی۔ این۔ سوویت سکایا روسیہ (A.P.N. SOVETSKAYA ROSSIA)

اور اسرائیل کے خصوصی آلہ کاروں کے طور پر کام کرتے ہیں۔

حالیہ عرب اسرائیل جنگ میں قادیانی اسرائیل کے ایسے ہی وفادار ہے جیسے کہ "برطانوی دور میں انگریز کے سیاسی گماشتے تھے۔ ان کو عرب ممالک سے دلچسپی ہو بھی کیسے سکتی ہے۔ ان ممالک سے ان کو نکال باہر کیا گیا ہے۔ اور ان کی دینی ارتداد اور سیاسی تخریب کاری کی تحریک کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ قادیانی مرزا غلام احمد کے ایک الہام کی رو سے اس بات کے منتظر ہیں کہ عرب ممالک میں زبردست تباہی ہو اور اس کے بعد ان کا سلسلہ ترقی کرے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ...... ایک عالمگیر تباہی آوے گی۔ اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب (یعنی پیر سراج الحق قادیانی) اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا۔"

(تذکرہ، مرزا کا مجموعہ وحی والہام، ربوہ، ص ۷۹۹)

القصہ مرزا غلام احمد استعماری اور صیہونی آلہ کار تھا۔ اس کا مہدی اور مسیح کا دعویٰ قطعاً جھوٹ تھا۔ اس نے یہود سے لڑنے اور مسلمانوں کی فتح کے لئے جدوجہد کرنے کی بجائے سامراجی طاقتوں کی مدد کی اور اسرائیل کے قیام میں بھرپور حصہ لیا۔ اس کے بیٹے نے ۱۹۲۸ء میں اسرائیل میں مشن قائم کر کے یہود کی صیہونی ریاست کے خواب کو پورا کر دکھایا۔ قادیانی اسرائیل میں ایک وسیع جال بچھائے ہوئے ہیں۔ پریس قائم کر کے اور رسائل شائع کر کے فلسطینی حریت پسندوں کے خلاف دینی اور سیاسی محاذ پر صف آرا ہیں۔ اسرائیل انہیں عرب ممالک میں جاسوسی اور تخریب کاری کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اور صیہونی ایجنسیاں ان کی مالی اعانت کرتی ہیں۔ قادیانی نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں سامراج اور یہود کے مضبوط اڈے قائم کر رہے ہیں۔ اسرائیل کے اندر جاسوسی تنظیموں، فری میسن اداروں اور خفیہ جاسوسی انجمنوں کے ساتھ ان کے اٹوٹ رشتے استوار ہیں۔ آزادی فلسطین کی گوریلا تنظیموں کے خلاف اسرائیل انہیں استعمال کرتا ہے۔ حالیہ عرب اسرائیل جنگ اور اس سے قبل تین جنگوں میں اسرائیل کے قادیانی مشن نے یہود کی ہر سطح پر اعانت کی۔ آجکل بھارتی مشن کے صاحبزادہ وسیم احمد، لندن کے مشتاق باجوہ، نیز گذشتہ دو ماہ تک مولوی اللہ دتہ جالندھری اور اسرائیلی مشن کے جلال الدین قمر، شرمناک سیاسی کارروائیوں میں ملوث رہے ہیں۔